جمعہ 18- دسمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 18- دسمبر 1998ء 28 شعبان 1419 ہجری- 18- فتح 1377 ھش جلد 48-83 نمبر 283

خدا کی عظمت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی "آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ان شریکوں سے جو لوگ اس کے مقابل میں ٹھہراتے ہیں"۔ حضورؐ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "میں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں۔ میرے لئے ہی بڑائی ہے۔ میں بادشاہوں میں بلند شان والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو بار بار بڑے جوش سے دہرا رہے تھے یہاں تک کہ منبر لرزنے لگا اور ہمیں خیال ہوا کہ کہیں آپ منبر سے گر ہی نہ جائیں۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 88)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر ایک کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی ہے جس کو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو (-) خدا تعالیٰ کی ایسی عظمت ہو کہ اس کی نظیر نہ ہو نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے یہی حالت ظاہر ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً" جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھاوے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شئی مجھ پر غالب نہیں آسکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ جو اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی مؤید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے ان کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بیکار ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کے لئے جوش نہ ہو۔ یہ سجدے صرف جنتر منتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔

یاد رکھو کہ کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی جیسا کہ خدا تعالیٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے ایسے ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے۔ پر مومن نہیں بن سکتا جب تک ساری تمناؤں پر خدا تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کرلے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 487)

خدا تعالیٰ کی اطاعت معزز بنا دیتی ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب- خلیفۃ المسیح الاول)

ہر ایک سلیم الفطرت انسان کے قلب میں اللہ تعالیٰ نے یہ ایک بات حجت کے طور پر رکھ دی ہے کہ وہ ایک مجمع کے درمیان معزز ہو جاوے۔ گھر میں اپنے بزرگوں کی کوئی خلاف ورزی اس لئے نہیں کی جاتی کہ گھر میں ذلیل نہ ہوں۔ ہر ایک دنیادار کو دیکھتے ہیں کہ محلہ داری میں ایسے کام کرتا ہے جن سے وہ باوقعت انسان سمجھا جاوے۔ شہروں کے رہنے والے بھی ہتک اور ذلت نہیں چاہتے۔ پھر اس مجمع میں جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ اس مقام پر جہاں انبیاء و اولیاء موجود ہوں گے۔ وہاں کی ذلت کون عاقبت اندیش سلیم الفطرت گوارا کر سکتا ہے۔ کیونکہ عزت و وقعت کی ایک خواہش ہے جو انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ اس (-) میں اللہ تعالیٰ ایک نظیر کے ساتھ اس خواہش اور اس قاعدہ کو جس کے ذریعہ انسان معزز ہو سکتا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ نظیر کے طور پر جس شخص کا ذکر بیان کیا گیا ہے۔ اس کا نام ہے ابراہیم علیہ السلام۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو کیسی عزت دی۔ یہ اس نظارہ سے معلوم ہو سکتا ہے جو خدا نے فرمایا (-) ہم نے اس کو برگزیدہ کیا دنیا میں اور آخرت میں بھی سنوار والوں سے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے مکالمات کا شرف رکھنے والے (احکام دینیہ) کے لانے والے۔ ہادی و رہبر بادشاہ اور اس قسم کے عظیم الشان لوگ ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہوئے۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے لئے نتیجہ دکھایا ہے۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت مسیح علیہ السلام سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھے اور حضرت اسماعیلؑ (-) اسی کی اولاد سے ہیں۔

ایک اور جگہ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ اور اس کی اولاد کو بہت بڑا ملک دیا۔ مگر غور طلب امر یہ ہے کہ جڑ اس بات کی کیا ہے؟ کیا معنی وہ کیا بات ہے جس سے وہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور برگزیدہ ہوا اور معزز ٹھہرایا گیا۔ کلام الٰہی میں اس بات کا ذکر ہوتا ہے۔ جہاں فرمایا (-) جب ابراہیمؑ کے رب نے اس کو حکم دیا کہ تو فرمانبردار بن جا تو حضرت ابراہیمؑ عرض کرتے ہیں۔ میں رب العالمین کا فرمانبردار ہو چکا۔ کوئی حکم نہیں پوچھا کہ کس کا حکم فرماتے ہو۔ کسی قسم کا تامل نہیں کیا۔ فرمانبرداری کے حکم کے ساتھ ہی معاً" بول اٹھے۔ کہ فرمانبردار ہو گیا۔ ذرا بھی مضائقہ نہیں کیا۔ اور نہیں خیال کیا کہ عزت پر یا مال پر صدمہ اٹھانا پڑے گا یا احباب کی تکالیف دیکھنی پڑیں گی۔ کچھ بھی نہ پوچھا۔ فرمانبرداری کے حکم ساتھ اقرار کرلیا (میں فرمانبردار ہو چکا ہوں) یہ ہے وہ اصل جو انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور برگزیدہ اور معزز بنا دیتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو جاوے۔

فرمانبرداری کا معیار ہے۔ ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ اور۔ اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالیٰ کے احکام کو انسان مقدم کرتا ہے یا اپنے نفسانی اغراض کو اسی طرح رسم و رواج۔ عادات کسی کا دباؤ حسب جاہ و رعایت قانون قومی ایک طرف کھینچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک طرف اس وقت دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی قدر کرتا اور ان کو مقدم کرلیتا ہے تو یہی خدا کی فرمانبرداری ہے۔

(از خطبہ 17- مئی 1901ء 'خطبات نور جلد اول صفحہ 92)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قیمت	پبلشر: آغاسیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد	روزنامہ الفضل ربوہ
2-50 روپے	مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر29

ریکارڈ شدہ 6-نومبر1998ء
نشر9-نومبر1998ء

ایمان افروز روایات

حضور نے حضرت مسیح موعود کے متعلق ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا

غلام حسین صاحب بھٹی چک 98 شمالی ضلع سرگودھا یہ بھی رفیق تھے آخری عمر میں انہوں نے جا کر بیعت کی تھی- ان کی اولاد بھی ہے- یہاں بھی شائد آئے ہوئے ہیں-

وہ بیان کرتے ہیں کہ اگست 1907ء میں میں قادیان گیا تاکہ دستی بیعت کرلوں- اس زمانے میں حضرت مسیح موعود...... کے بیٹے مرزا مبارک احمد صاحب بہت بیمار تھے اور حضرت مسیح موعود...... باہر تشریف نہیں لاتے تھے- ان کی عیادت کر رہے تھے ان کے پاس بیٹھتے ان کا دل بہلاتے- آپ تین دن تک باہر تشریف نہیں لائے- وہ بیان کرتے ہیں ہمارے جانے کا وقت ہو رہا تھا ہم نے اندر پیغام بھجوایا کہ حضور ہم تین دن سے انتظار کر رہے ہیں- آپ نے فرمایا آجاؤ- اندر ہی آجاؤ- دو چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں- ایک چھوٹی سی اور ایک اچھا سا پلنگ تھا- آپ نے ہم تینوں کو پلنگ پہ بٹھا دیا- آپ چھوٹی سی چارپائی پہ بیٹھ گئے اور وہیں ہم سے بیعت لی-

وہ کہتے ہیں کہ وہ دیکھنے میں تو چھوٹا سا واقعہ ہے مگر ہمارے دل پہ بہت اثر ہوا سادہ مزاج اور کوئی تکلف نہیں- بیعت کے لئے کہا تو کہا یہیں آجاؤ-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

اس قسم کی چھوٹی چھوٹی روایات میں نے اب اکٹھی کرنی شروع کی ہیں- لمبی روایات کی بجائے ان چھوٹی باتوں سے بہت اخلاق کا پتہ چلتا ہے- اعلیٰ اخلاق کے یہ نمونے ہیں-

حضرت مسیح موعود...... کسی کی چیز کو اس کی اجازت کے بغیر پسند نہیں کرتے تھے- خواہ تھوڑی سی چیز بھی ہو- جب تک پوچھ نہ لو اس وقت تک نہیں لیتے تھے-

فرمایا:-

یہ تربیت کا انداز تھا- میاں روڑہ صاحب کہتے ہیں (یہ قادر آباد کے ایک ترکھان تھے) حضرت مسیح موعود...... نے ایک دفعہ بٹالے جانے کے لئے دو بیلوں والی گاڑی پر مع بچوں کے جانے کا ارادہ کیا اور بیل ہم سے منگوائے......

ایک گھر کے نوکر پیراں دتہ نے رستے سے گنے توڑ کر بچوں کو پکڑا دیئے- جب حضرت مسیح موعود نے دیکھا تو آپ نے فرمایا تمہارے پاس گنے کہاں سے آگئے انہوں نے کہا پیراں دتے نے دیئے ہیں- آپ نے پیراں دتہ سے کہا بتاؤ گنے کہاں سے لئے ہیں- اس نے کہا وہ جو سامنے کماد ہے وہاں سے توڑ کے لایا ہوں- حضرت مسیح موعود...... نے فرمایا اس کے مالک سے پوچھ لیا تھا اس نے کہا نہیں وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا میں ویسے ہی توڑ لایا ہوں-

آپ نے دو آنے بھی دیئے اور کہا یہ سارے گنے وہیں چھوڑ دو کھیت کے کنارے پر اور اوپر دو آنے بھی رکھ دو- تاکہ جب مالک آئے تو اس کا جو نقصان ہوا ہے- (کیونکہ بغیر اجازت کے توڑے گئے تھے) اس کو جرمانہ مل جائے اور اس کی چیز اس کو واپس مل جائے-

اب یہ تربیت کا طریقہ دیکھو- چھوٹی سی بات مگر بچوں پہ کتنا اثر ہو گا- جو بچے اس گھر میں جوان ہو رہے ہیں ان کے دل میں کتنا خیال ہو گا کہ دیانت داری کیا ہوتی ہے- امانت کیا ہوتی ہے پوچھے بغیر کوئی چیز نہیں لینی- جس شخص نے اس طرح بچوں کی تربیت کی ہو وہ خدا پہ کس طرح جھوٹ بول سکتا ہے تو یہ واقعات جو ہیں چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن ان واقعات میں حضرت مسیح موعود...... کی صداقت کی ایسی دلیلیں ہیں کہ جو بعد کے ہم جو مضمون پڑھتے ہیں علماء کے لکھے ہوئے' اچھے اچھے ہوتے ہیں مگر وہ بات نہیں پیدا ہوتی- بچپن کی سادہ سی باتوں میں ایک آدمی کا دل اس کا خلق ظاہر ہو جاتا ہے- ایسا شخص جو اتنا محتاط ہو ایسا دیانت دار ہو تو وہ اللہ پہ بھلا جھوٹ بول سکتا ہے ناممکن ہے- دو آنے کے چار پیسے- اس زمانے میں چار پیسے بہت ہوا کرتے تھے چار پیسے- اس کی تو موجیں ہو گئیں وہ تو کہتا ہو گا روز ہی کوئی توڑا کرے-

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود...... کو ملنے کے لئے شاہ پور امرگڑھ سے ایک دوست آئے سرفراز خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں قادیان آیا حضرت مسیح موعود...... ہمارے ساتھ ہی کھانے کے لئے تشریف لے آئے- سالن کی دو پلیٹیں تھیں ایک میں سالن زیادہ تھا اور ایک میں تھوڑا تھا- مجھے خیال آیا کہ زیادہ سالن والی حضرت مسیح موعود...... کی اپنی ہو گی کسی نے خواہ نوکر نے ہی ڈالا ہو عزت کے لئے حضرت مسیح موعود کو زیادہ دے دیا ہو اور مجھے تھوڑا-

حضرت مسیح موعود...... آئے زیادہ سالن کی پلیٹ ان کو دے دی اور تھوڑے سالن والی اٹھا لی-

کہتے ہیں میں ہمیشہ سوچتا ہوں اور شرمندہ ہوتا ہوں- کہ پتہ نہیں میرا خیال حضرت مسیح موعود...... نے پڑھ لیا تھا- ان کو پتہ لگ گیا ہو گا کہ یہ بدظنی کر رہا ہے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ حضرت مسیح موعود...... کھانے والی زیادہ چیز آپ رکھ لیں اور تھوڑی چیز کسی کو دے دیں- ناممکن ہے-

آب بقا

جو چیز کبھی ختم نہ ہو اسے کہتے ہیں بقا- آب بقا یا آب حیات یا آب خضر یہ ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں- کہانی مشہور ہے کہ ایک پانی کا چشمہ ایسا ہے اگر کوئی اس کو پی لے تو ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے پھر کبھی نہیں مرتا- اصل بات سمجھے نہیں- آب بقاء قرآن کریم کا پیغام ہے- اگر کوئی قرآن کریم کو پوری طرح پی لے وہ کبھی نہیں مر سکتا- اس دنیا میں بھی زندہ ہو گیا آخرت میں بھی- لوگوں نے اس بات کو تو سمجھا نہیں نہ اس بات کی پرواہ کی اور ظاہری طور پر پانی کے پیچھے پڑ گئے- اور بڑے لوگوں نے عمریں برباد کی ہیں آب بقا کی تلاش میں- آج کل تو کوئی نہیں نکلتا ہو گا- لیکن پرانے زمانوں میں بعض لوگوں نے اپنی ساری عمریں ضائع کر دیں- اور وقت پر مرنے کی بجائے جلدی مر گئے- سفروں کی تکان' مصیبتیں' پیسہ برباد- سنا کرتے تھے کسی سے کہ فلاں جگہ آب بقا ہے وہاں جا کے ڈھونڈتے تھے کچھ نہیں ملتا تھا- تو آب بقا کہتے ہیں ہمیشگی کا پانی- آب حیات زندگی کا پانی-

بناوٹ

بناوٹ کا ایک معنی پیار اور تعلق بھی ہے اظہار ہو تعلق کا اس کو بھی بناوٹ کہتے ہیں بناوٹ لفظ کے اندر بہت سی چیزیں بنی ہوئی ہیں ان سب کو غالب نے اکٹھا کر دیا-

ع

کرے ہے قتل بناوٹ میں تیرا رو دینا

پتہ نہیں تمہیں ہم سے سچی محبت تھی یا یونہی بنائی ہوئی تھی- مگر کچھ تعلق نظر آرہا تھا- اس پر جب تم روئے تو اس نے ہمیں قتل کر دیا-

ع

تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے

کوئی ہے ایسا جو تمہاری طرح اپنی نظر کی تلوار کو آب سے تیز کر سکے- آنکھوں کا پانی اور تلوار کی آب کو جوڑ دیا-

فرمایا:-

شاعری کو بھی جب تک غور سے نہ سمجھیں اس کا مزہ نہیں آسکتا اس کی سمجھ نہیں آسکتی- ابھی بہت دیر کے بعد آپ کو ان چیزوں کی سمجھ آئے گی- لیکن کوشش میں کرتا رہوں گا کبھی ایک شعر کبھی دوسرا شعر کبھی کوئی بات- آہستہ آہستہ آپ کی اردو اچھی ہو جائے گی انشاء اللہ- کئی لوگ آپ میں سے ایسے ہیں جن کی اردو اسی کلاس سے اچھی ہوئی ہے- میں نے جب آپ لوگوں کو ڈانٹا تھا- تو آپ کی حمایت میں دور دور سے خط آئے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ نے خواہ مخواہ بچیوں کو ڈانٹا ان کی تو بڑی رونق ہے وہ تو ہمیں اتنی پیاری لگتی ہیں- ان کی باتوں سے تو ہمارے بچے بے حد خوش ہوتے ہیں ہم نے اردو اسی کلاس سے سیکھی ہے- لکھنا بھی سیکھا پڑھنا بھی سیکھا گانے بھی سیکھے-

انہوں نے خط لکھے تھے کہ اس کو بند نہ کریں بڑی اچھی کلاس ہے- علم بھی آتا ہے ہر قسم کی باتیں ہوتی ہیں- پھر میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب نہیں بند کرنی-

اٹھکیلیاں کرنا

فرمایا:-

میں نے ذکر کیا تھا اٹھکیلیاں کرنا- میں نے شعر سنانا تھا اور میں بھول ہی گیا تھا انور کاہلوں صاحب نے لکھا ہے کہ یہ شعر بھی تو ہے

ے

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی

لوگ پہلے اس کو نکہت پڑھا کرتے تھے نکہت خوشبو کو کہتے ہیں- لیکن ہم نے ہمیشہ اس کو نگہت ہی پڑھا اور یہ مسئلہ بن گیا کہ لفظ ہے کیا- چنانچہ میں نے ساری ڈکشنریاں چھان ماریں- کئی ڈکشنریوں نے تو یہ لکھا کہ نگہت ہے مگر غلط العام ہے- یعنی عام لوگوں میں غلط مشہور ہو گیا ہے- لیکن فیروز اللغات کی جو بڑی کتاب ہے اس نے بتایا ہے کہ لفظ نگہت ہی ہے- غلط نہیں ہے کیونکہ فارسی لفظ ہے اور فارسی میں نکہت نہیں نگہت ہوتا ہے-

اس لئے جو ہم نگہت پڑھا کرتے تھے وہ بات ٹھیک نکلی- اگر نکہت پڑھیں گے تو بات ایک ہی ہے-

ع

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری

اور اگر نگہت پڑھیں گے تو فارسی کا اصل لفظ ہے ہی نگہت-

ع

نہ چھیڑ اے نگہت باد بہاری

ایک شاعر کہتا ہے ہم تو بے زار ہوئے بیٹھے ہیں- ہمیں کیوں چھیڑ رہی ہو- اے بہار کی ہوا جس کے ساتھ خوشبوئیں آرہی ہیں میں تو تنگ آیا بیٹھا ہوں تمہیں اٹھکیلیاں سوجھی ہوئی ہیں- نہ چھیڑو ہمیں-

ے

نہ چھیڑ اے نگہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

تعارف

معروف شاعر رشید قیصرانی صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا-

"بہت اچھے شعر کہتے ہیں رشید قیصرانی- ان کی کچھ نظمیں میرے پاس آئی ہوئی ہیں- اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی ایک رؤیا کی عملی تعبیر

خلافت رابعہ میں احمدی خواتین کی حیرت انگیز ترقیات

محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ کے قلم سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنی ایک رؤیا یوں بیان فرماتے ہیں۔

جب ابھی میں غالباً جامعہ کا طالب علم تھا تو میں نے ایک عجیب خواب دیکھی اور اس خواب کا میں نے اپنے پہلے جلسہ کے اس خطاب میں بھی ذکر کیا تھا جو خواتین سے ہوا تھا۔ وہ خواب یہ دیکھی کہ۔ ایک مجلس ہے جس میں مختلف علماء (غیر احمدی علماء بھی ہیں اور کچھ احمدی علماء بھی ہیں) کے درمیان احمدیت کی سچائی یا بطلان کی گفتگو ہو رہی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد میں محسوس کرتا ہوں کہ جو احمدی علماء ہیں وہ جس طرح جواب دینے کا حق ہے ویسا جواب دے نہیں رہے اور جیسا فتح کا نمایاں اثر ظاہر ہونا چاہئے ویسا فتح کا اثر ظاہر نہیں ہو رہا تو میں اٹھ کر جواب کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہوں اور فقرہ عجیب کہتا ہوں کہ میرے وہم و گمان میں بھی وہ بات نہیں آسکتی تھی۔ اس زمانے میں یہ فقرہ بالکل ہی غیر معمولی اور اجنبی فقرہ تھا لیکن میں بات ہی اس طرح شروع کرتا ہوں کہ بعض دفعہ بعض تیر بعض خاص وقتوں کے لئے بچا کر رکھے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے استعمال کا وقت توقع سے پہلے آجاتا ہے۔ اور میں لجنہ اماء اللہ کے ان تیروں میں سے ایک تیر ہوں جو خاص وقت کے لئے بچا کے رکھے گئے تھے۔ لیکن اس سے پہلے وہ وقت آگیا ہے اب میں اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہوں اور اس کے بعد میں نے کچھ تفصیل سے ذکر بھی کیا تھا۔ بہر حال میں جو گفتگو کرتا ہوں اس سے ایک دم کایا پلٹ جاتی ہے اور سارے مخالفین سر پھینک کر ہاں میں ہاں ملانے لگ جاتے ہیں تو اس رؤیا سے میں سمجھتا ہوں کہ میری خلافت کا لجنہ اماء اللہ سے ایک گہرا تعلق ہے۔

لجنہ اماء اللہ کے تیر کہنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لونڈیوں کا ایک تیر ہے جو دنیا کے لئے پھینکا جا رہا ہے۔ اس کا جو بھی مطلب ہو میں نے اس کی یہ تعبیر کی ہے کہ میرے دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ لجنہ جماعتی خدمات میں بہت ہی مستعد ہو گی اور بہت قوت کے ساتھ میری مدد کرے گی۔ یہ تعبیر اس لئے کی ہے کہ تیر تو چلتا ہے لیکن تیر کو چلانے والے ہاتھ پیچھے ہوتے ہیں۔ اور ان ہاتھوں کی طاقت تیروں میں منتقل ہوتی ہے۔ پس مجھے لجنہ اماء اللہ کے تیروں میں سے ایک تیر کہنا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انشاء اللہ میری ہر تحریک پر لجنہ اماء اللہ بڑی قوت کے ساتھ عمل کرے گی اور اس کی طاقت کے زور سے دنیا تک (احمدیت) کا پیغام پہنچے گا۔ (خطاب حضور انور 6 جولائی 91ء جلسہ سالانہ لجنہ کینیڈا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ کے سولہ سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اور اس عرصہ میں اس رؤیا کی وہی تعبیر ظاہر ہوئی ہے جو حضور ایدہ اللہ نے فرمائی تھی۔ یعنی اس دور میں لجنہ کو غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ اور ہر میدان میں نئی نئی قربانیوں اور عظمتوں کے سنگ میل نصب کئے ہیں۔

اس مضمون میں اسی فلک بوس عمارت کی چند جھلکیاں دکھائی گئی ہیں اور اسے اکثر حضور ہی کے ارشادات اور بیان کردہ واقعات سے سجایا گیا ہے۔

احمدی خواتین کا ممتاز اور منفرد مقام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے 12 ستمبر 1992ء کو جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا۔

"احمدی خواتین کے متعلق مغربی خواتین پتہ نہیں کیا سمجھتی ہیں کہ کن بوروں میں بند ہیں۔ کس قسم کی زندگی گزار رہی ہیں۔ دنیا کی لذتوں سے نا آشنا، قوم کی کسی مثبت خدمت سے بے نیاز اور بس گھر کی روٹی پکائی اور بچے پیدا کئے اور اسی طرح بے چاریوں نے زندگی بسر کر کے اپنی عمر گنوا دی۔ یہ بالکل جھوٹا اور غلط تصور ہے۔ ایک کھلا چیلنج ہے تمام دنیا کی خواتین کے لئے کہ احمدی خواتین سی کوئی اور خواتین لا کر تو دکھاؤ۔ کتنی عظمت کی زندگی ہے کتنے اعلیٰ مقاصد کے لئے وقف ہیں اور ان کی لذتوں کے معیار بدل چکے ہیں۔"

حضور اقدس کی تعریف و توصیف یہاں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ احمدی خواتین کی دینی خدمات کو ہر قدم پر آپ نے سراہا اور خراج تحسین پیش کیا۔ حقیر خدمات کے اس اعتراف نے احمدی خواتین کو عزم نو۔ ولولۂ تازہ اور بے پایاں حوصلہ سے ہم کنار کر دیا اور وہ زیادہ جوش و خروش سے میدان عمل میں تیز قدموں سے رواں دواں ہیں اور اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کی قربانیاں مسلسل پیش کرتی چلی جاتی ہیں۔

حضور انور نے 26 جولائی 1997ء کو جلسہ برطانیہ کے موقع پر مستورات سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"آج میں احمدی خواتین کو اپنے دائیں بھی لڑتے دیکھتا ہوں اور بائیں بھی اور آگے بھی اور پیچھے بھی! آج احمدی خواتین بیدار ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ احمدی خواتین نے ہر میدان میں میرا ساتھ دیا ہے۔ بگڑتے ہوئے معاشرے کا بہترین جواب احمدی خواتین ہیں۔"

علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جرمنی میں 100 سے زیادہ بچیاں دن رات ریسرچ کے کاموں میں مصروف ہیں۔ لندن اور دیگر ممالک میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے سینکڑوں بچیاں کام کر رہی ہیں۔ ناروے کی احمدی بچیوں نے قرآن مجید کا ایسا اچھا ترجمہ کیا ہے کہ ماہرین ایک بھی غلطی نہیں نکال سکے۔

سویڈن میں لمبے عرصہ تک صرف ڈاکٹر قانتہ کا نام (قرآن کریم کے ترجمہ کے لئے) سنا جاتا تھا اب کئی قانتائیں بیدار ہو چکی ہیں۔ ڈنمارک میں بھی ایک لہر اٹھی تو ہے۔ پاکستان کی خواتین ہر میدان میں آگے ہیں۔" انگلستان کا ذکر حضور نے تفصیلاً فرمایا کہ کس طرح احمدی خواتین بہت بھاری ذمہ داریاں ادا کر رہی ہیں فرمایا ہر سال مجھے موصول ہونے والے دو لاکھ خطوط کے جواب دینے کا سارا کام عورتوں نے سنبھالا ہوا ہے۔ ریسرچ ٹیمیں ہیں۔ ترجمہ کی باقاعدہ ٹیم ہے جس میں چھ بچیاں شب و روز مسلسل کام کر رہی ہیں۔ ہومیو پیتھک کی ٹیم ہے جس نے تمام دنیا کو فائدہ پہنچایا ہے۔ میری نئی کتاب میں مدد دینے کے لئے ٹیم ہے۔ پروف ریڈنگ اور اردو کلاس میں بھی خواتین باقاعدہ وقت دیتی ہیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن اور دیگر خدمات کے لئے ہزارہا بچیاں اپنے گھر کے کام چھوڑ کر اور گھر والوں کی ضروریات کو پس پشت ڈال کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت دے رہی ہیں۔

(الفضل 30 جولائی 1997ء)

صبرو رضا کے نمونے

ماضی میں لاتعداد احمدی خواتین کے توکل علی اللہ اور صبرو رضا کی داستانیں بکھری پڑی ہیں۔ تازہ مثالیں بھی بہت ہیں جو احمدی خواتین کی ان اعلیٰ صفات کی غمازی کرتی ہیں۔ مثلاً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی حرم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کے ذکر کے سلسلہ میں فرمایا:۔

"ان کی بیماری اتنی شدید تھی اور سخت بے چینی تھی۔ بار بار مجھ سے پوچھتی تھیں کہ بتائیں کیا بیماری ہے۔ میں ٹھیک ہو جاؤں گی کہ نہیں...... لیکن اس کے بعد (یعنی میرے سمجھانے کے بعد اور اللہ تعالیٰ سے دعا کا طریقہ سکھانے کے بعد) ایسا اطمینان ہوا کہ بے چینی کا کوئی اظہار نہیں۔ نہ مجھ سے پوچھا نہ بات کی۔ مجھے ضرورت ہی نہیں پڑی تو اللہ کے فضل سے وہ بات کو سمجھ کر آخری دم تک پوری وفا کے ساتھ اس عہد پر قائم رہیں اور غیر اللہ کی طرف نہیں دیکھا...

(مصباح جنوری 1993ء ص 19)

حضور ایدہ اللہ الودود نے 3۔ اپریل 1992ء کے خطبہ جمعہ میں اپنی حرم محترمہ کی بیماری کی تفصیلات بتانے کے بعد فرمایا:۔

"ہمارے چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ جو انڈونیشیا میں مستقل طور پر مربی فائز ہوئے ہیں ان کی بیوی فاطمہ بیگم صاحبہ ایک بہت ہی فدائی اور غیر معمولی صابرہ واقف زندگی عورت تھیں۔ خاوند نے وقف کیا۔ شادی کے 41 سال کے عرصہ میں صرف 11 سال اکٹھے رہنا نصیب ہوا اور 30 سال جدا رہے اور نہایت غربت کی حالت میں زندگی بسر کی۔........ فاطمہ بیگم صاحبہ کے خاوند نے وقف کیا اور کامل وفا کے ساتھ بیوی نے اپنی ساری زندگی کی جوانی دین کے حضور پیش کر دی اور سارے دکھ خود اٹھائے اور خاوند کو بے فکر کر کے دین میں چھوڑ دیا۔....... آپ لوگ متعجب نہ ہوں کہ میں نے آج کیوں خصوصیت سے ان کا ذکر کیا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ احمدیت کی تاریخ میں کچھ باب ہیں جو سیاہی سے لکھے جا رہے ہیں۔ کچھ ان کے پس منظر میں روشنائی سے لکھے جانے والے ایسے ابواب بھی ہیں جن کو ظاہری آنکھ نہیں دیکھ رہی۔ کتنی قربانی کرنے والی عورتیں ہیں جنہوں نے اپنی جوانیاں ڈھال دیں اور زندگی کے آرام تج دیئے۔

(مصباح جنوری 1993ء ص 24)

احمدی خواتین کے بے مثال صبرو رضا کی داستانیں بے شمار ہیں۔ سننے اور دیکھنے والے حیرت زدہ ہیں کہ دین کی راہ میں جان و مال کی قربانیوں کے بعد ان کے پائے ثبات میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ نہ کہیں جزع فزع کی آواز سنائی دی اور نہ اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کا مظاہرہ کسی نے دیکھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے 30 جولائی 1994ء کو جلسہ سالانہ یو کے کے موقع پر مستورات سے جو خطاب فرمایا اس کا عنوان رکھا۔ "احمدی خواتین کی قربانیوں کی دلگداز داستان" حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان صابر و شاکر خواتین کو ان الفاظ میں خراج تحسین عطا فرمایا ہے:۔

"وہ زمین پر چلنے والی ایسی تھیں کہ آسمان پر کہکشاں کی طرح ان کے قدموں کے نشانات ہمیشہ تاریخ میں روشن رہیں گے۔ یہ داستانیں نہایت ہی دردناک ہیں اس لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے حوصلہ دے کہ اپنے ضبط کو قائم رکھتے ہوئے آپ کے سامنے کچھ واقعات بیان کر سکوں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 جون 1986ء کو عید کے روز پہلی احمدی عورت کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ نہ مٹنے والی سعادت ہے جو اس دور کی قربانیوں میں ایک نئے باب کا اضافہ کر رہی ہے ایک نیا سنگ میل رکھ رہی ہے۔

احمدی خواتین قربانیوں میں ہرگز اپنے مردوں سے پیچھے نہیں ہیں وہ بیوگان جو پیچھے رہ گئیں ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے متعلق گمان کرنا کہ وہ قربانی کے ثواب سے محروم رہ گئیں یہ غلط خیال ہے۔ مردوں کو خدا کی راہ میں جانی قربانی کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی عظمت کے اندر ان بیواؤں کی عظمت بھی شامل ہوتی ہے۔ اسی طرح سب مائیں جن کے بیٹے اور بہنیں جن کے ویر خدا کی راہ میں مارے گئے یہ سب قربانیوں میں شامل ہیں اور عورتیں ہرگز قربانیوں میں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 1986ء)

مالی قربانی

احمدی خواتین نے مالی قربانی میں بھی مردوں کے شانہ بشانہ حصہ لیا ہے بلکہ بعض مواقع پر ان سے بڑھ کر نمونے پیش کئے ہیں اور یہ ایک قافلہ ہے جس کا آغاز حضرت مسیح موعود کے زمانے سے ہوتا ہے۔

حضور انور فرماتے ہیں۔

"جہاں تک قربانی کے عمومی معیار کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ عالمی حیثیت سے احمدی خواتین قربانی میں آگے بڑھی ہیں پیچھے نہیں ہٹیں۔ میں نے اپنے دور میں جو تحریکات کی ہیں بعض دفعہ ان کے خط پڑھتے ہوئے میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جایا کرتے تھے۔ میں دعا کیا کرتا تھا کہ کاش میری اولاد میں سے بھی ایسی بیٹیاں ہوں جو اس شان کے ساتھ اس پیار اور محبت کے ساتھ اللہ کے حضور اپنا سب کچھ پیش کرنے والیاں ہوں...... بعض احمدی خواتین کے حالات جانتے ہوئے میں منتیں کیا کرتا تھا کہ آپ یہ نہ کریں آپ کی طرف سے میں دے دوں گا۔ لیکن وہ باز نہیں آیا کرتی تھیں۔ مجبور کر دیا کرتی تھیں کہ ہمارا حال خدا پر رہنے دو۔ ہم کسی اور سے پیچھے نہیں رہ سکتیں۔ بڑے ہی دردناک نظارے ہیں جو آج میری آنکھوں کے سامنے آتے ہیں تو میرے لئے ضبط کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کون دنیا میں کہہ سکتا ہے کہ یہ پسماندہ خواتین ہیں۔ بیکار ہیں۔ گھروں میں بند ھیں۔ جو احمدی خواتین اس وقت دنیا کے سامنے مثبت کاموں کے نمونے پیش کر رہی ہیں کوئی دنیا کی دوسری قوم ان کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔"...... اس کے بعد حضور اقدس نے ان خواتین کے بے مثال نمونے پیش فرمائے جنہوں نے اپنے تمام زیور اور اپنی بیٹیوں کے جہیز کے لئے بنوائے ہوئے تمام زیوروں کے سیٹ اپنے پیارے امام کے قدموں پر نچھاور کر دیئے۔ ان قابل رشک مثالوں کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بہت دلنشیں مثال یوں بیان فرمائی:-

ایک جرمن خاتون نے لکھا کہ میں نے جب احمدی خواتین کے جذبہ قربانی کو دیکھا تو میرے دل میں ایک لگن لگ گئی ہے کہ میں بھی کچھ پیش کروں۔ لیکن اتفاق سے اس وقت میرے پاس کوئی نقدی، کوئی چیز پیش کرنے کے لئے نہیں ہے اس لئے میں اپنا ایک پیارا بیٹا خدمت دین کے لئے پیش کرتی ہوں۔ جس طرح چاہیں اس سے کام لیں۔ جو چاہیں اس سے سلوک کریں۔ میری طرف سے اب آپ کا ہو چکا"

(مصباح جولائی 1993ء ص 12، 14)

خلافت رابعہ میں کئی بڑی بڑی تحریکات کی گئی ہیں جن پر مردوں کے شانہ بشانہ عورتوں نے بھی والہانہ لبیک کہا ہے۔ مثلاً یورپین مشنز کے علاوہ جرمنی میں سو بیوت الذکر اور دیگر کئی بیوت الحمد۔ سیدنا بلال فنڈ، بوسنیا کے مظلوموں کی مدد کا فنڈ۔ امریکہ کی بیت الذکر اور مشن ہاؤسز کا گراں قدر خرچ۔ کینیڈا کی عالی شان بیت الذکر اور سب سے آخر پر M.T.A کے ذریعے خدمت دین اور اشاعت دین کا عالمگیر نظام ایسے شاندار ابواب ہیں جو تاریخ احمدیت میں سنہرے حروف سے لکھے جائیں گے اور بلاشبہ ان حسین تذکروں میں احمدی خواتین کا ذکر لازماً آئے گا۔

ایم ٹی اے کا نظام چلانے اسے جاری رکھنے اور اس میں حسن کے رنگ بھرنے کے لئے لجنہ کی خدمات انمٹ تاریخی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور حضور انور نے بارہا ان کا ذکر فرمایا ہے۔

تحریک وقف نو

3- اپریل 1987ء کو بیت الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی دوسری صدی کے استقبال کے لئے اور اس صدی میں ابھرنے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے اور دوسری صدی کے نئے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے "وقف نو" کی بابرکت تحریک کا اعلان فرمایا۔ اور اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا:-

"اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ ان دو سالوں میں اپنے ہاں پیدا ہونے والے بچے وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے قربانی کے لئے تیار ہو جائے گی۔"

اسی طرح حضور اقدس نے متعدد مرتبہ تحریک "وقف نو" کی اہمیت کو اجاگر فرمایا۔ احمدی خواتین نے دلی خوشی سے اس مشکل چیلنج کو قبول کیا اور اپنے جگر گوشوں کو پیدائش سے قبل ہی راہ مولیٰ میں پیش کرنے کا وعدہ اپنے پیارے امام سے کر کے ایک منفرد مثال قائم کی۔ وکالت وقف نو کی رپورٹ کے مطابق 4 جون 1998ء تک پاکستان میں واقفین نو کی تعداد 12002 ہو گئی تھی اور بیرون پاکستان باقی ممالک میں 4217 تھی۔

ایک مرد خدا نے ابتداء میں صرف پانچ ہزار بچے مانگے تھے لیکن وہاب خدا نے اسے سولہ ہزار سے اوپر عطا فرما دیئے۔

قربانی کی یہ روح بھی اپنے پیارے امام کی تحریک پر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل ہی سے دیکھنے میں آئی اور احمدی خواتین اس میدان میں بھی سرخرو ہو رہی ہیں۔

اوقات کی قربانیاں

آج کی احمدی خواتین اقوام عالم کی دیگر خواتین کے مقابلے میں اس لحاظ سے منفرد ہیں کہ وہ اپنے اوقات کو اور اپنی صلاحیتوں کو محض اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی خوشنودی کے لئے خرچ کرتی ہیں خدمت دین کے سلسلہ میں کبھی تو وہ تعلیم و تربیت کے میدان میں مصروف عمل ہیں اور کبھی خدمت خلق میں ہمہ تن مصروف! اسی طرح خدمت قرآن اور دعوت الی اللہ کو اپنا مطمح نظر بنائے ہوئے اپنا ایک معقول وقت دلی خوشی کے ساتھ خرچ کرتی ہیں۔

خدمات دینیہ کا سلسلہ جو ابتداً قادیان سے شروع ہوا تھا وہ مسلسل جاری رہا بلکہ جماعت کی ترقی اور سلسلہ کے تقاضوں کے ماتحت پھیلتا چلا گیا۔ ان گنت مثالیں ایسی پیش کی جاسکتی ہیں جو مظہر ہیں اس بات کی کہ احمدی خواتین خدمت دین کے لئے کس طرح تن من دھن قربان کرتی چلی آئی ہیں۔ تفصیلی ذکر تو اس مضمون میں ناممکن ہے صرف ایک دو مثالوں پر اکتفا کرتی ہوں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کی تمام زندگی ایک مسلسل جہاد ہے۔ اپنے بچپن سے لے کر اب تک آپ کے شب و روز کا ایک ایک لمحہ حصول علم دین اور خدمت دین میں صرف ہوا ہے۔ آپ کی زندگی ایک کھلی اور روشن کتاب ہے لہٰذا واقعات کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ ہر مرد و زن آج اس بات کا معترف ہے کہ آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو ہمیشہ دین کے لئے وقف رکھا ہے۔

اسی طرح مکرمہ و محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب و اہلیہ مکرمہ میجر سعید احمد صاحب نے 61 سال کا طویل عرصہ پورے خلوص اور محنت کے ساتھ خدمات دینیہ کے لئے وقف کئے رکھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑے خوبصورت انداز میں آپ کی وفات کے بعد آپ کو خراج تحسین سے نوازا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"بڑی خاموش خدمت کرنے والی تھیں آخری سانس تک آپ نے خدمت کی مجھے دعا کے لئے خط لکھا کرتی تھیں کہ "خدا کے لئے میرے لئے دعا کریں کہ میری جان اس کام میں نکلے اور اسی کام میں ان کی جان نکلی"

(مصباح ستمبر 1997ء ص 3)

تحریک دعوت الی اللہ میں خدمات

12- ستمبر 1992ء کو جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطاب کے دوران فرمایا:-

"دعوت الی اللہ کی جب میں نے تحریک کی تو اس میں بھی احمدی خواتین نے بھرپور حصہ لیا ہے...... بعض احمدی خواتین نے جس شان کے ساتھ لبیک کہی اور جس طرح دل لگا کر اور جان ڈال کر دعوت الی اللہ کی کوشش کی ہے اس کے بہت اچھے اچھے پھل اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔"

آپ کی تحسین پر دعوت الی اللہ کے کام میں احمدی خواتین نے مزید جوش اور ولولہ سے حصہ لینا شروع کر دیا۔ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ایک ایک عورت نے بیسیوں کی تعداد میں پھل حاصل کئے ہیں۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے 30 جولائی 1994ء کو جلسہ سالانہ یو کے کے موقع پر مستورات سے خطاب کے دوران فرمایا:-

"آج جو دعوت الی اللہ کا دور ہے اس میں حیرت انگیز طور پر احمدی خواتین قربانیاں پیش کر رہی ہیں"...... پھر حضور نے فرمایا۔ "اس سے پہلے کبھی احمدی خواتین نے اتنی بیعتیں نہیں کروائیں جتنی اب وہ کروا رہی ہیں۔ اللہ آپ کو عظیم سعادتوں کی توفیق بخشے۔ خدا کرے کہ آپ کی روشنی سے آئندہ سو سال ہی نہیں آئندہ ہزارہا سال کی احمدی تاریخ روشن ہو جائے۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 19- اگست 1994ء)

حضور انور کی ان دعاؤں اور اشیربادیوں کے نتیجہ میں احمدی خواتین نے انفرادی اور تمام ممالک کی لجنات نے مجموعی طور پر ایک دوڑ لگا دی اور آگے بڑھنے کی کوشش میں ہر طرح کی تجاویز اور ہر ممکن طریقے سوچ کر بڑی مستعدی اور ذوق و شوق سے ان پر عمل پیرا ہو گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے برطانیہ کے جلسہ سالانہ 1998ء میں خواتین سے خطاب کے موقع پر فرمایا:-

آج کے خطاب میں میں بتاؤں گا کہ احمدی مستورات ان مستورات سے بالکل مختلف ہیں جن کا تصور مغرب نے اختیار کر رکھا ہے۔ وہ عملی زندگی کے بہت سے میدانوں میں مردوں سے مسابقت اختیار کر چکی ہے۔ خصوصاً تعلیم و تربیت کے میدان میں، خدمت خلق کے میدان میں مہمان نوازی کے تقاضے ادا کرنے کے میدان میں وہ بہت نمایاں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ غانا نے عورتوں اور لڑکیوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے باقاعدہ سکول کھول رکھے ہیں۔ جہاں سارے ملک سے خواتین آتی ہیں اور تعلیم حاصل کر کے اپنے اپنے علاقوں میں جا کر دوسری خواتین کو تعلیم دیتی ہیں۔ قرآن کریم کی ترویج و اشاعت اور قرآن کی تعلیم کے ذریعے سے غانا، پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، جرمنی، انڈونیشیا اور دیگر افریقی ممالک میں بالواسطہ دعوت الی اللہ کو فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ ایک "البانوی خاتون" نے قرآن کریم کے سو نسخے تقسیم کئے تو از خود لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف مبذول ہوئی۔ لجنہ جرمنی احمدیت کے لٹریچر کے سٹالز لگا کر گھروں میں لٹریچر پہنچانے کا کام کر رہی ہیں۔ لجنہ جرمنی مجالس سوال و جواب کے ذریعے دعوت الی اللہ کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں جرمنی کی لجنہ باقاعدہ معلمات تیار کر رہی ہیں۔ لجنہ انڈونیشیا نے ایک "منفرد" اور انوکھا کام کیا ہے وہ یہ کہ انہوں نے کسی گاؤں میں دعوت الی اللہ کے لئے جانا تھا۔ راستہ خراب تھا۔ تو لجنہ نے وہاں "وقار عمل" کر کے تین کلومیٹر لمبی سڑک بنا ڈالی اس پر گاؤں والے بہت متاثر ہوئے اور دعوت الی اللہ ہوئی تو پانچ سو افراد احمدی ہو گئے۔

(الفضل 25- اگست 1998ء ص 3، 4)

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام طاہر

بعض تصحیحات و ترمیمات

جماعت احمدیہ جرمنی کے شعبہ اشاعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پر معارف منظوم کلام یکجا کر کے کلام طاہر کے نام سے نہایت دیدہ زیب اور خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔اور تمام دنیا کے احمدی احباب اس سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔

اس پہلے ایڈیشن میں طباعت کی بعض غلطیاں رہ گئی ہیں۔اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض اشعار میں ترمیم و تصحیح فرمائی ہے۔یہ درستیاں ذیل میں شائع کی جارہی ہیں تاکہ جن احباب کے پاس یہ نسخہ موجود ہے وہ اس میں درستیاں نوٹ فرمالیں۔

(1) صفحہ نمبر23۔ آخری سے تیسرا شعر

"تُوتُو ہر بار سرِ راہ سے پلٹ آتا ہے"

درستی...... "سرِراہ" نہیں بلکہ "سرِرہ" ہے

(2) صفحہ نمبر53-بمطابق طباعت شعبہ اشاعت جرمنی (شعر نمبر5

صفحہ نمبر41-بمطابق اشاعت لجنہ کراچی۔

پہلے مصرعہ میں "ہی" حذف کردیں......اور دوسرے مصرعہ میں "اک" حذف کردیں۔ تصحیح کے بعد شعر یوں ہوگا۔

جس رُخ دیکھیں ہر من موہن تیرا مکھڑا تکتا ہے
ہر مُحسن نے تیرے حُسن کا ہی احسان اٹھایا ہے

(3) صفحہ نمبر54-دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ

ا...... "اِک دردبہ داماں سُرمئی رُت نے سارا افق کجلایا ہے"

درستی...... سُر اور مئی میں ضرورت سے زیادہ فاصلہ ہے۔یہ ایک لفظ ہے۔

(4) صفحہ نمبر54-بمطابق اشاعت جرمنی اور صفحہ نمبر42 بمطابق اشاعت لجنہ کراچی۔ آخری سے پہلا شعر تصحیح و ترمیم کے بعد اس طرح پڑھا جائے۔

سچے ساتھی دکھ بانٹ کے میرا تن من دھن اپنا بیٹھے
سُکھ کے ساتھی تو پرائے ہی تھے کون گیا- کون آیا ہے

(5) صفحہ نمبر56-پانچویں شعر کے پہلے مصرعہ میں لفظ "اَوروں" میں ایک "ر" زائد ہے۔اسی مصرعہ میں لفظ "تو" کے اوپر پیش ڈالنی چاہئے۔درست یوں ہوگا۔

اَوروں کے دُکھ درد میں تُو کیوں ناحق جان گنواتا ہے

(6) صفحہ نمبر63- آخری سے تیسرا شعر

پہلا مصرعہ "جاگ اٹّھو" غلط ہے۔ "اُٹھو" بغیر شد کے پڑھا جائے۔

(7) صفحہ نمبر70-دوسرا شعر پہلا مصرعہ۔اس مصرعہ میں دو جگہ ڈیش ڈالنی ہے۔درست یوں ہوگا۔

"مے برستی ہے - بلا بھیجو - کہاں ہے ساقی"

(8) صفحہ نمبر71- آخری سے دوسرا شعر، دوسرا مصرعہ۔اس میں لفظ "آہ کرشمہ" نہیں بلکہ آہ کرشمہ ہے۔درست یوں ہوگا۔

رہی نہ آہ کرشمہ، نہ چشمِ نَم اِعجاز

(9) صفحہ نمبر74- آخری سے پہلا شعر، پہلا مصرعہ۔اس میں "راس آئیں" غلط ہے۔ "راس آئے" پڑھا جائے۔درست یوں ہوگا۔

وہ جن کو نہ راس آئے طبیبوں کے دِلاسے

(10) صفحہ نمبر77- پہلا بند- آخری مصرعہ۔ لفظ "میرے" اور "میرا" نہیں بلکہ نکتوں کے بغیر "مرے" اور "مرا" ہیں۔درست یوں ہوگا۔

اجنبی غم مرے مُحسن مرا کیا لیتے ہیں

(11) صفحہ نمبر78-ساتواں شعر۔ پہلا مصرعہ۔اس میں لفظ "بھگندر" کی جگہ "قلندر" کرلیا جائے۔

مکمل شعر تصحیح کے بعد یوں ہوگا۔

نحوستوں کا قلندر ہے پیر تسمہ پا
کسی دن اِس کو گلے سے اتار کر دیکھو

(12) صفحہ نمبر98- آخری مصرعہ۔ "اُس جگہ" کے بعد ڈیش(-) آنی چاہئے۔درست یوں ہوگا۔

اُس جگہ- مل کے جُدا پھر نہیں ہوتے ہیں جہاں

(الفضل انٹرنیشنل 4-دسمبر98ء)

محمد احمد صاحب

سنن دار قطنی

یہ علامہ ابوالحسن علی بن عمرالدار قطنی کی تصنیف ہے۔

امام ابن الصلاح کا بیان ہے کہ سات بزرگ جامعین حدیث ایک ہی طبقہ میں ایسے ہیں جن کی تصانیف اچھی ہیں اور ہمارے زمانہ میں ان سے فائدہ عظیم ہوا ہے۔ان میں سے ایک ابوالحسن علی بن عمرالدار قطنی ہیں۔

علامہ سیوطی اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے کہ بخاری اور مسلم کے علاوہ جو صحیح احادیث ہیں ان کی صحت اور قبولیت کا کیا معیار ہوگا فرماتے ہیں۔

اس کے متعلق علماء حدیث کا یہ مسلک ہے کہ جب کوئی قابل اعتماد مصنف یا تصنیف اس کی صحت کی تصریح کردے تو وہ حدیث صحیح ہوگی۔

اس مقام پر قابل اعتماد تصانیف کو شمار کراتے ہوئے دار قطنی کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

صاحب کشف الظنون نے بھی حدیث کی صحیح کتب میں دار قطنی کو شامل کیا ہے۔

علامہ سیوطی نے الجامع الصغیر میں جن کتب کی احادیث کی تخریج کی ہے ان میں دار قطنی بھی شامل ہے اور اس کی علامت "قط" ہے۔

علامہ دار قطنی نے اپنی کتاب کو چوبیس عنوانات کے تحت جمع کیا ہے۔

سنن دار قطنی مصری نسخہ مطبوعہ قاہرہ دو جلدوں، چار حصوں، چوبیس کتابوں دو سو اڑتالیس ابواب اور چار ہزار سات سو چونتیس احادیث پر مشتمل ہے۔

امام دار قطنی اپنی سنن میں پہلے حدیث کے تمام طرق (سلسلہ اسناد) جمع کردیتے ہیں۔پھر اس کی سند پر کلام کرتے ہیں اگر راوی ضعیف ہے تو اس پر جرح کرتے ہیں حدیث حسن اور ضعیف کی تصریح کردیتے ہیں حدیث حسن کی شناخت کا ذریعہ مشائخ متقدمین جیسے امام احمد و بخاری وغیرھما کے کلام ہیں یا پھر جامع ترمذی ہے لیکن اس کے نسخے مختلف ہیں۔ تیسرا ذریعہ سنن دار قطنی ہے کیونکہ یہ اپنی سنن میں نص کردیتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اس کے علاوہ امام دار قطنی فقہاء کے مذاہب کو بیان کرتے ہیں اور معرفت مذاہب الفقہاء میں آپ کا بڑا بلند مقام ہے۔

امام دار قطنی اپنی کتاب میں فنی لحاظ سے حدیث کی علت (کمزوری) بیان کردیتے ہیں۔

سنن دار قطنی کے متعلق صاحب مشکوٰۃ لکھتے ہیں۔

آپ کی کتاب سنن دار قطنی ایک مستند کتاب ہے اور اس اعتبار سے ایک یگانہ تالیف ہے کہ اس میں راویوں کے نام اور طبقات کی خوب تحقیق کی گئی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اسماء الرجال اور طبقات رواۃ کی تحقیقات کو آپ نے انتہا تک پہنچادیا ہے۔

سنن الدار قطنی کے بارہ میں محمد بن جعفر الکتانی لکھتے ہیں۔

"اس میں غرائب سنن کو جمع کیا گیا ہے اور کثرت سے ضعیف احادیث کو روایت کیا ہے بلکہ منکر اور صحیح حدیثیں بھی جمع کردی ہیں۔

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔

کہ امام دار قطنی نے اپنی سنن کی تالیف اس لئے کی کہ وہ اپنی سنن میں فقہ کی بناء پر احادیث متغریبہ کا ذکر کریں اور وہ ان احادیث کا سلسلہ بھی بیان کرتے ہیں۔ امام دار قطنی نے ان احادیث کو جمع کیا ہے جو کہ صحیحین اور ان کے علاوہ صحاح ستہ میں شامل کتب احادیث میں درج نہیں کی گئیں کیونکہ وہ ان کی شرائط پر پوری نہ اترتی تھیں۔

چاند اور سورج گرہن کی مشہور حدیث اسی کتاب میں ہے۔

امدادی کتب

○ تدریب الراوی- کشف الظنون- مقدمہ ابن الصلاح- مشکوٰۃ المصابیح- الرسالۃ المستطرفہ- تاریخ بغداد-

حسب توفیق پیش کرو

ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔

(کشتی نوح- روحانی خزائن جلد 9 ص 83)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

21 ویں صدی بایو ٹیکنالوجی کی ہوگی

سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ جس طرح پچھلی صدی کیمسٹری کی تھی اور بیسویں صدی فزکس کی تھی اسی طرح اکیسویں صدی بایو ٹیکنالوجی کی ہوگی۔ اس کے اثرات انسانی زندگی پر بہت گہرے ہوں گے۔ بایو ٹیکنالوجی کا استعمال زراعت۔ صحت۔ انڈسٹری۔ انرجی اور ماحولیات میں عام ہو جائے گا۔ اور یہ استعمال محدود نہیں بلکہ لامحدود ہوگا۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ امریکہ اور جاپان جیسے امیر ممالک بے تحاشا رقم اس کی ریسرچ پر خرچ کر رہے ہیں۔ امریکہ میں بایو ٹیکنالوجی کی کمپنیوں میں سرمایہ کاری 80 بلین ڈالر ہے جبکہ جاپان میں یہ سرمایہ کاری 20 بلین ڈالر ہے۔ اسی طرح عرب کے اربوں پتی شیوخ نے بھی اسی مقصد کے لئے بہت سی کمپنیاں قائم کر لی ہیں اور وہ ان میں لاکھوں کروڑوں ڈالر لگا رہے ہیں۔ اور سب سرمایہ کاری اس لئے کی جا رہی ہے کہ سب سمجھتے ہیں کہ اکیسویں صدی میں بایو ٹیکنالوجی کا ایک بہت اہم کردار ہوگا۔

بیالوجی کے شعبے میں جب تحقیق شروع ہوئی سب سے پہلے جاندار چیزوں کے مکمل اجسام پر تحقیق ہونے لگی اس کے بعد سائنس دان ان اجسام کے ٹشوز (Tissues) پر غور کرنے لگے اس کے بعد جب اور ترقی ہوئی تو سیل لیول (Cell level) پر بات ہونے لگی اور آخر میں اب اس سے بھی نیچے اتر کر مالیکیول کی سطح پر تحقیق کی جارہی ہے۔ مالیکیولر لیول کا مطلب یہ ہے کہ آپ اتنے چھوٹے ذرات کا مطالعہ کر رہے ہوتے ہیں جو آنکھ سے تو درکنار بلکہ مائیکرو سکوپ سے بھی نہیں دیکھ سکتے۔ اس لئے ان کو صرف الیکٹرونک مائیکرو سکوپ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ یا اس کی خصوصیات سے اس کی موجودگی کو محسوس کر سکتے ہیں۔ جس طرح فزکس میں ایٹمی فزکس کا شعبہ ہے اسی طرح بیالوجی میں مالیکیولر بیالوجی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مالیکیولر بیالوجی میں ایک مالیکیول ہے جسے ڈی۔ این۔ اے (D N A) کہتے ہیں۔ یہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

تمام جانداروں کے سیلوں (Cells) میں یہ خوبی ہے کہ وہ بڑھتے ہیں اور پھر بڑھ کر منقسم ہو جاتے ہیں تو یہ دونوں حصے اپنے آباؤ اجداد (Parents) کی طرح ہوتے ہیں۔ اور یہ ساری خصوصیات صرف ایک مرکزی ڈی۔ این۔ اے مالیکیول میں پنہاں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو جانداروں (Living Organisms) کو خصوصیت دی ہے کہ وہ آپس میں منقسم ہوں وہ اسی ڈی۔ این۔ اے میں بڑے سادہ طریق سے مخفی کر رکھی ہے۔ ڈی۔ این۔ اے۔ ایک ڈبل سٹرینڈ مالیکیول ہے۔ اور اس کی چار اکائیاں ہیں۔ یہ دو اور غیر نامیاتی مرکبات کو ملا کر بنا ہوا ہے۔ یہ جو چار اکائیاں ہیں یہ طے کرتی ہیں کہ اس جاندار کی خصوصیات کیا ہوں گی۔ ایسے سمجھئے کہ یہ انگریزی کے چار حروف ہیں جن کو مختلف طریقے سے ترتیب دینے سے ساری دنیا کے جاندار ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

مالیکیولر بیالوجی کے سائنس دانوں نے یہ کیا کہ وہ خصوصیات یا اطلاعات جو کسی ڈی۔ این۔ اے میں موجود ہیں وہ ایک جاندار سے لے کر دوسرے جاندار میں منتقل کر دی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بکٹیریا ہے جس میں کرم کش (Pesticidal) خصوصیات ہیں اگر آپ اس کو کسی پودے میں ڈال دیں تو وہ پودا کیڑوں کو مارنا شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح انسان کا جسم انسولین (Insulin) بناتا ہے۔ اگر جسم میں انسولین کی کمی ہو جائے تب آپ کو انسولین بطور دوا کے استعمال کرنی پڑتی ہے۔ جو ذیابیطس کے مرض کا علاج ہے۔ اگر انسولین بنانے کی خصوصیات کا ڈی۔ این۔ اے۔ بیکٹیریا کے جسم میں منتقل کر دیا جائے تو وہ چونکہ بہت تیزی سے تقسیم کا عمل کرتے ہیں تو جلد ہی انسولین بہت بڑی مقدار میں بننی شروع ہو جائے گی۔

اس سے پہلے کسی قسم کی سائنسی تحقیق کے نتائج حاصل کرنے میں سالہا سال لگ جاتے تھے اور بعض دفعہ یہ عرصہ کافی لمبا ہوتا تھا لیکن مالیکیولر بیالوجی کی خوبی یہ ہے کہ اس سائنسی تحقیق کے فائدہ مند نتائج بہت جلد مارکیٹ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس شعبے میں 1970ء میں بڑی تیزی سے لیب ریسرچ شروع ہوئی اور اس کے نتائج 1980ء میں مارکیٹ میں متعارف کروا دئے گئے۔ اس لئے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگلی صدی میں اس کے اثرات تمام انسانی زندگی پر بہت گہرے ہونے کی توقع ہے۔ جن سے انسانی زندگی میں ایسی تبدیلیاں پیدا ہوں گی جو حیران کن ہوں گی۔

پاکستان میں پنجاب یونیورسٹی لاہور میں اس شعبے میں کام کیا جارہا ہے لیکن محدود وسائل اور کارکنان کی کمی کی وجہ سے ابھی کام بھی محدود ہے۔ فی الحال زراعت کے شعبے کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ لیکن صحت کے شعبے میں بھی محدود پیمانے پر کام ہو رہا ہے۔ صحت کے سلسلے میں موروثی بیماریوں پر کام ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ بہرہ پن پر بھی۔ اگر بہرہ پن کی جین دریافت ہو جائے تو بڑی بات ہے۔ اسی طرح جگر کی بیماریوں Hepatitus B and C ٹی بی۔ اور چھاتی کے سرطان پر کام ہو رہا ہے۔

یہ تمام باتیں پروفیسر ڈاکٹر شیخ ریاض الدین صاحب نے بتائیں جو کہ پاکستان میں قائم اپنی نوعیت کے منفرد اور واحد مالیکیولر بیالوجی سنٹر کے ڈائریکٹر اور مشہور سائنس دان ہیں۔

(بحوالہ جنگ 27۔ اکتوبر 98ء)

انہوں نے زرعی شعبے میں اس نئی سائنس کی اہمیت کے حوالے سے کہا کہ زرعی شعبے میں مالیکیولر بیالوجی صرف دس پندرہ سال پرانی سائنس ہے اور ابھی سے اس کی Applications بتدریج مارکیٹ میں متعارف ہو رہی ہیں۔ اور دوسرے ملکوں نے کیڑوں کے خلاف مدافعت رکھنے والی کپاس مکئی اور آلو بنالئے ہیں۔ اور انہیں اب کھیتوں میں ٹیسٹ کیا جارہا ہے۔ اور امید ہے کہ ایک آدھ سال میں یہ قسمیں عام کاشت ہونے لگیں گی۔

انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں بھی ہمارے سنٹر میں چاول، چنا، اور کپاس پر کام کیا جارہا ہے۔ جس میں ان فصلوں پر حملہ آور ہونے والے کیڑوں کے سلسلے میں کام ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہم اب اپنے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے بھی کوشاں ہیں۔ اس کے لئے ہم پودوں کو اس طرح موروثی طور پر تبدیل کر رہے ہیں کہ وہ بڑھنے کے ساتھ ساتھ زمینی اور زیر زمین کثافتوں کو بھی ختم کر سکیں اس سے زیر زمین پانی کی اور دیگر آلودگیاں پودے ہی ختم کر دیں گے۔

اس کے علاوہ اس سنٹر میں تحلیل ہونے والے پلاسٹک پر بھی کام شروع ہو چکا ہے۔ یہ بہت اہم کام ہے۔ اور اس سائنس میں یہ ریسرچ کا ایک بالکل نیا میدان ہے۔ خدا کرے ہمارے سائنس دان اس میں کامیاب ہوں اور دنیا میں پائی جانے والی ایک بڑی مصیبت سے چھٹکارا حاصل ہو سکے۔

اور دروغ بر گردن راوی ہندوستان کے ایک سائنس دان نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اس سائنس کی مدد سے ایسا بوٹا تیار کیا ہے جس کی جڑوں میں آلو اور اوپر ٹماٹر لگا کریں گے۔ ہے نا عجیب بات۔ لیکن آج کل کے سائنسی دور میں تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری

محترم چوہدری علیم الدین صاحب

خاکسار کو آپ سے تعارف اس وقت ہوا جب آپ 1971ء میں اقوام متحدہ کے تحت حکومت سیرالیون کے اقتصادی مشیر کے طور پر سیرالیون تشریف لائے اس وقت خاکسار بطور امیر و مربی انچارج سیرالیون وہاں خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ اس سے قبل مجھے آپ سے تعارف حاصل نہیں تھا وہاں مجھے بہت قریب سے آپ کو دیکھنے کا موقع ملا۔ میں نے آپ کو ایک نہایت ہی مخلص اور جانثار خادم سلسلہ پایا۔

گو آپ وہاں اقوام متحدہ کی طرف سے ایک اہم اور اعلیٰ عہدہ پہ فائز تھے مگر آپ مشن کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ نمازوں کے لئے بیت الذکر میں جانا جماعتی تقریبات میں شرکت۔ چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی آپ کا شعار تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ اکثر دفتری کام سے فارغ ہو کر عصر کے بعد مشن ہاؤس تشریف لے آتے اس وقت ابھی آپ کی فیملی نہیں آئی تھی وہاں خاکسار کے ساتھ چائے وغیرہ پیتے اور گفتگو ہوتی رہتی خاکسار کی فیملی اس وقت وہاں تھی بچوں کے ساتھ وقت گزارتے اور مغرب کی نماز کے لئے ہم اکٹھے کبھی مشن کی کار میں اور کبھی ان کی کار میں بیت الذکر جاتے۔ نماز عشاء تک وہاں رہتے درس و تدریس کا پروگرام بھی ہوتا پھر واپسی پر بعض دفعہ کھانا بھی میرے ساتھ ہی کھاتے یا پھر اپنے گھر لے جاتے وہاں ہم اکٹھے کھانا کھاتے غرض کہ اس طرح آپ کے ساتھ بہت ہی گہرے اور محبت بھرے روابط قائم ہو گئے۔ بعد میں آپ کی فیملی بھی وہاں پہنچ گئی جب بھی جماعتی جلسہ یا کوئی تقریب ہوتی اس میں شامل ہونا اپنا فرض منصبی سمجھتے اور بعض اوقات حاضرین سے موثر رنگ میں خطاب بھی فرماتے جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی آپ کو کبھی صدارت کا اور کبھی تقریر کا موقع ملتا۔

پس سیرالیون میں آپ کے ساتھ گزرے ہوئے ایام ایک یادگار ہیں۔ آپ کی طبیعت میں نرمی، حلم اور کم گوئی پائی جاتی تھی اور آپ ایک نہایت ہی سادہ، مخلص، جانثار اور درویش صفت خادم سلسلہ تھے۔ اور جب تک سیرالیون میں رہے ایک مثالی احمدی کا نمونہ پیش کیا جس کی وجہ سے افریقن احمدی آپ کو نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور آپ سے عزت اور احترام سے پیش آتے۔

جب میں وہاں سے واپس پاکستان آیا تو آپ بھی تشریف لا چکے تھے اور جب بھی مجھے اسلام آباد کسی کام کے لئے جانا ہوتا تو آپ نہایت ہی محبت اور اخلاص سے پیش آتے اور بعض دفعہ اپنے گھر میں میرے قیام وطعام کا انتظام کرتے۔

پھر آپ کو خدا تعالیٰ نے سلسلہ کی اس رنگ میں بھی خدمت کی توفیق عطا فرمائی کہ آپ اسلام آباد جیسی اہم جماعت کے امیر مقرر ہوئے اور تاحیات اپنی امارت کے فرائض کو کامل وفاداری، جانثاری اور خوش اسلوبی کے ساتھ سر انجام دیا۔

پھر وکالت تبشیر کے ناطے سے بھی آپ سے مختلف امور کی سرانجام دہی کے لئے واسطہ پڑتا رہا آپ نے ہمیشہ وکالت تبشیر سے پورا پورا تعاون کیا۔ مربیان کے ویزہ کے حصول اور ان کے اسلام آباد میں قیام وطعام کے انتظام میں آپ ذاتی طور پر دلچسپی لیتے اور ہر کام میں مکمل تعاون کرتے۔

جب بھی ربوہ تشریف لاتے وکالت تبشیر میں ضرور آتے اور ملاقات ہو جاتی۔ امسال خاکسار ماہ جون میں امریکہ کے لئے روانہ ہونے والا تھا ان دنوں آپ تشریف لائے اور بتایا کہ آپ کو بھی امیگریشن ویزہ مل گیا ہے اور آپ بھی امریکہ جانے والے ہیں۔ معلوم نہیں تھا کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہوگی چنانچہ آپ جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کے بعد اپنی بیٹی کے پاس

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم جلیل احمد صاحب کو مورخہ 11۔ دسمبر کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو کہ مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آف فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نومولود کا نام ازراہ شفقت "بجیل احمد" عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، سعادت منداور دین کا مجاہد بنائے۔

○ مکرم یحییٰ پرویز ناصر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 8 دسمبر 1998ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "حمزہ یحییٰ" رکھا گیا ہے نومولود محترم چوہدری لعل خاں صاحب مرحوم کا پڑپوتا مکرم محمد شفیع سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ضلع گجرات کا پوتا اور ٹھیکیدار محمود احمد صاحب کالا گجراں ضلع جہلم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت وسلامتی، درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم انور احمد مبشر صاحب صدر جماعت مرل ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم باؤ صغیر احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ طاہرہ بانو صاحبہ بنت مکرم غلام رسول صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ بعوض حق مہر پندرہ ہزار روپے مکرم محمد افضل بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 12۔ دسمبر 98ء کو چونڈہ میں پڑھا۔ اسی روز تقریب شادی منعقد ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر وصیت شعبہ کمپیوٹر ربوہ کی اہلیہ بنت مکرم میاں لطیف احمد صاحب (سابق مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان) کا ہرنیا کا کامیاب میجر آپریشن مورخہ 98-12-13 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب راجپوت دارالصدر غربی ربوہ کی بیٹی فرزانہ پرویز صاحبہ جرمنی میں شدید بیمار ہیں۔

○ محترمہ شکیلہ مبارک صاحبہ نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔

○ مکرم ہومیو ڈاکٹر سجاد حسن خان صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو مورخہ 6 دسمبر 1998ء ساڑھے بارہ بجے رائے ونڈ روڈ پر کار میں ایک تیز رفتار سوزوکی وین سے شدید ایکسیڈنٹ سے چوٹیں آئی ہیں ان کے ساتھ ان کے ایک بچے کو بھی چوٹیں آئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

وقف جدید کے چندہ کے لئے محنت

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"وقف جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں جہاں تک ممکن ہے اب زیادہ سے زیادہ محنت کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

○ مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب امریکہ سے لکھتے ہیں۔

ہمارے بیٹے عزیز ڈاکٹر میر مقبول احمد نے امریکن بورڈ آف انٹرنل میڈیسن
(Amerccan Board of Internal Medicine)
کا امتحان نمایاں کامیابی سے پاس کر کے ڈپلومیٹ آف انٹرنل میڈیسن
(Diplomate of Internal Medicine)
کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یونیورسٹی آف میڈیسن اور ڈینٹسٹری آف نیوجرسی میں امراض گردہ اور بلڈ پریشر میں فیلو شپ کرنے کے لئے داخلہ بھی مل گیا ہے۔ احباب کرام سے عزیز کی مزید کامیابیوں کے لئے نیز خادم دین اور نافع الناس بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ قبل ازیں بھی ہمارے بڑے بیٹے عزیز ڈاکٹر میر شریف احمد نے یہی امتحان اعلیٰ اعزاز کے ساتھ پاس کیا تھا اور گزشتہ سال امراض سینہ میں فیلو شپ بھی مکمل کر کے اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو خدمت دین اور خدمت خلق کی توفیق دے۔
آمین

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 211806-04524
رہائش: 211883 / 22238

بیوت الحمد منصوبہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بیوت الحمد کی بابرکت تحریک کے ثمرات سے سینکڑوں مستحقین مستفیض ہو رہے ہیں۔ بیوت الحمد کالونی جو نوے مکانوں پر مشتمل ہے اور ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ ہے اس میں 84 سے زائد مستحق خاندان رہائش کی سہولت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ابھی پہلے مرحلہ کی تکمیل میں کالونی کے دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امدادی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ کئی مستحق گھرانے اس امداد کے منتظر ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ مستحق افراد کی خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ اور حسب استطاعت ضرور شمولیت فرمائیں۔

یہ مالی قربانی آپ اپنی اپنی جماعتوں میں بھی نظام کے تحت پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھی داخل کروا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت خلق کی توفیق اور سعادت سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

بقیہ صفحہ 2

الفضل میں بھی ایک چھپی ہے۔ (الفضل 31۔ کتوبر 98ء) بہت اچھی ہے۔ وہ بھی تم میں سے کوئی تیار کرلے۔"

آج کی نشست میں سپین سے آئے ہوئے، مربی سپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کے پوتے کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا اسے بالکل اردو نہیں آتی تھی اس نے اردو کلاس دیکھ کر اردو سیکھی ہے۔ ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ ان کے ساتھ بے تکلفانہ گفتگو فرماتے رہے۔

لطیفہ

ایک شخص کسی کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ اتنے دن ہو گئے کہ میزبان اکتا گیا اس نے کہا بھائی آپ کو اپنے بچے نہیں یاد آرہے۔ مہمان نے کہا آپ کو کیسے پتہ چلا کہ مجھے بچے یاد آرہے ہیں۔ میں تو آج ہی تار دے آیا ہوں کہ تم لوگ بھی آ جاؤ یہاں بڑے مزے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

علمی و ادبی خدمات

"سلطان القلم" کی ادنیٰ سپاہی خواتین قلمی جہاد کے میدان عمل میں بھی نمایاں مقام حاصل کر چکی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کراچی نے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر 100 کتابیں لکھنے کی ذمہ داری اٹھائی، جس کا بیشتر حصہ منظر عام پر آچکا ہے۔

اسی طرح لجنہ لاہور کی اشاعتی خدمات بھی قابل ذکر ہیں انہوں نے بھی صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر 100 کتابیں لکھنے کا وعدہ کیا جس میں سے 60% وعدہ ایفاء ہو گیا ہے۔ باقی کام بھی جاری ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ لاہور کے کام پر بھی اظہار خوشنودی فرمایا۔

احمدی خواتین کی علمی و ادبی صلاحیتیں تو باقاعدہ طور پر 1926ء سے بذریعہ رسالہ "مصباح" منظر عام پر آنا شروع ہو گئی تھیں۔ بفضل تعالیٰ اس میں بھی مسلسل اضافہ اور ترقی کی راہیں کھلتی چلی گئیں۔ یہ رسالہ احمدی خواتین کا ہر لحاظ سے ترجمان ثابت ہوا ہے لمبے عرصے سے جاری ہے صرف تقسیم ہندوپاک کے موقع پر قریباً دو سال کا تعطل بامر مجبوری آیا۔ 1950ء میں یہ دوبارہ پوری شان سے جلوہ گر ہوا۔

پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کی لجنات نے اپنے رسالہ جات جاری کئے ہوئے ہیں۔ مثلاً

1 رسالہ النصرت برطانیہ
2 المائدہ (اردو) امریکہ
3 Ayesha (انگریزی) امریکہ
4 خدیجہ (اردو) جرمنی
5 Siddeeqa (انگریزی) نائیجیریا
6 النساء Al-Nisa (انگریزی اور اردو) کینیڈا
7 زینب (اردو اور نارویجین) ناروے

شاعری کے میدان میں بھی چند ایک چوٹی کی شاعرات کا کلام وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہا ہے۔ علاوہ ازیں بیسیوں شاعرات کا معیاری کلام بھی جماعتی رسائل میں شائع ہوتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ احمدی خواتین دین کی خدمت کے ہر میدان میں آگے سے آگے بڑھتی رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور سعادت میں احمدی خواتین نے دین کی خدمت کے میدان میں جو نئے سنگ میل نصب کئے ہیں آنے والی خواتین ان میں حسین اور گراں قدر اضافے کرنے والی ہوں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر! آمین

بقیہ صفحہ 1

واشنگٹن سٹیٹ میں تشریف لے گئے مجھے اخبار الفضل کے ذریعہ وہاں ریاست کیلیفورنیا میں معلوم ہوا کہ آپ پر دل کا حملہ ہوا ہے اور آپ بے ہوشی [illegible] ت میں ہیں جس سے سخت تشویش لاحق ہوئی اور صحت کے لئے دعا کی مگر جلد ہی بعد میں عزیزم محمد سعید کی طرف سے فون پر اطلاع ملی کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ جس سے سخت صدمہ اور رنج ہوا کہ جماعت کا ایک مخلص اور فدائی خادم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو غریق رحمت کرے آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبر و تحمل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 17- دسمبر- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 درجے سنٹی گریڈ
18- دسمبر- غروب آفتاب 5-09
19- دسمبر- طلوع فجر 5-32
19- دسمبر- طلوع آفتاب 7-01

عالمی خبریں

عراق پر امریکی حملہ امریکہ نے ایک بار پھر عراق پر شدید فضائی حملے کئے۔ یہ حملے کروز میزائلوں سے کئے گئے۔ جن سے عراق میں خاصی تباہی ہوئی۔ امریکہ نے یہ حملہ معائنہ کاروں کے سربراہ رچرڈ بٹلر کی رپورٹ پر کیا ہے۔ روس اور چین نے اس حملے کی سخت مذمت کی ہے۔ دنیا کے متعدد ملکوں کی طرف سے امریکہ کے حملے پر مذمت کی جارہی ہے۔ سلامتی کونسل کے تمام غیر مستقل اراکین نے بھی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ کسی ملک کو یہ اختیار نہیں کہ اقوام متحدہ کی اجازت کے بغیر حملے کرے۔

فرانس میں مسلم نوجوان کی ہلاکت فرانس میں تولوس کے مقام پر پولیس کے ہاتھوں مسلم نوجوان حبیب محمد کی ہلاکت پر زبردست ہنگامے ہوئے۔ پولیس نے ایک کار پر فائرنگ کی تھی جس سے حبیب محمد جاں بحق ہوگیا۔ واقعہ کے بعد لوگوں نے پولیس سٹیشن اور گاڑیوں پر پتھراؤ کیا اور پٹرول بم پھینکے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی اور ہوائی فائرنگ کی۔ 20- گاڑیاں جل گئیں۔ فرانس میں تقریباً 50 لاکھ مسلمان آباد ہیں۔

سابق صدر کی بیٹی کا اخبار بند ایران کے سابق صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی کی بیٹی فائزہ کا اخبار "زن" دو ہفتے کے لئے بند کر دیا گیا اور اسے 25 ہزار ریال جرمانہ بھی کیا گیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ اس اخبار نے خفیہ ادارے کے سربراہ کی تضحیک کی تھی۔ ایران حکومت نے ایک جریدہ "بابر" کو بھی چھ ماہ کے لئے بند کر دیا ہے۔

مواخذے کی بجائے سرزنش امریکہ کے نائب صدر الگور نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن کے مواخذے کی بجائے سرزنش کی جانی چاہئے۔ یہ بات درست ہے کہ کلنٹن نے غلط کام کیا۔ لیکن ری پبلکن ارکان مواخذے پر بالجبر ووٹ حاصل کر رہے ہیں۔ کانگریس کی قیادت نے امریکی عوام کی خواہش کے برعکس ملک کو طویل آزمائش کے خطرے سے دوچار کر دیا ہے۔ صدر کلنٹن کے مواخذے پر کانگریس میں کانٹے دار ووٹنگ کی توقع ہے۔ کلنٹن کو 14 ری پبلکن اراکین کی حمایت درکار ہے۔

سرب فوج کا حملہ سربیا کی فوج نے سرحد کے قریب 30- البانوی چھاپہ ماروں کو ہلاک کر دیا۔ کسووو کے ایک شراب خانے میں نقاب پوشوں کی فائرنگ سے 4- سرب ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے۔

الجزائر کے نئے وزیراعظم سمیل حمدانی کو الجزائر کا نیا وزیراعظم مقرر کر دیا گیا ہے۔ سابق وزیراعظم احمد اویحی کے استعفیٰ کے بعد 68 سالہ سمیل کو ملک کا نیا وزیراعظم مقرر کیا گیا ہے۔

امریکہ کے ساتھ بات چیت بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ امریکہ کے ساتھ بات چیت میں پیش رفت ہوئی ہے۔ خطے کی صورت حال کے پیش نظر نیوکلیائی دفاعی نظام ضروری ہے۔ امریکی پابندیاں نامناسب ہیں۔

اکالی دل کے پانچ ارکان مستعفی بھارتی پنجاب کی حکومت سیاسی بحران کا شکار ہوگئی ہے۔ حکمران اکالی دل کے پانچ وزراء نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ وزیراعلیٰ پرکاش سنگھ بادل پر ہرچرن سنگھ ٹوہرہ کے بارے میں الزامات لگائے جارہے ہیں کہ ٹوہرہ نے کانگرس کی صدر سونیا سے ملاقات کی ہے ٹوہرہ نے ان الزامات کو غلط بتایا ہے۔

حل نہ ہوا تو جنگ ہوگی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے تنبیہ کی ہے کہ اگر عراق اور کسووو کے مسائل کے حل کی طرف توجہ نہ کی گئی تو آئندہ وہاں جنگیں ہونے کا خطرہ ہے۔

ملکی خبریں

وزیراعظم کا خطاب وزیراعظم محمد نواز شریف نے پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے اور صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ بینظیر ملک کا مفاد نہیں دیکھتیں۔ علیحدگی پسندوں کو قوم نے علیحدہ کر دیا ہے۔ سابق وزیراعظم کے دور میں لوٹ مار نہ ہوتی تو اب تک حالات ٹھیک ہو جاتے اب تو ہم ایک مسئلہ سے نکلتے ہیں تو دوسرے میں پھنس جاتے ہیں۔ اب ہم نے ایسا پاکستان بنانا ہے جہاں غربت' ناخواندگی اور بددیانتی کا خاتمہ ہو۔ ظالموں کا احتساب ہو۔ عوام کو تعلیم صحت اور باعزت روزگار ملے۔

نصرت بھٹو کے وارنٹ گرفتاری لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے بیگم نصرت بھٹو کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کرتے ہوئے 28- جنوری کو پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔

قرضوں کی ادائیگی روک دی گئی خود روزگار سکیم کے تحت قرضوں کی ادائیگی روک دی گئی ہے۔ 5- دسمبر تک 22 کروڑ روپے کے قرضے جاری کئے گئے۔ 42- ہزار افراد نے قرضوں کے لئے درخواستیں دیں۔ 11- ہزار درخواست گزاروں کو مختلف وجوہ کی بناء پر انکار کر دیا گیا۔

سرکاری تقریبات پر پابندی پنجاب میں سرکاری تقریبات پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ وزیراعلیٰ نے بلدیاتی سربراہوں اور سرکاری افسروں کو ایسی تقریبات میں شرکت سے منع کر دیا ہے۔

سزائے موت انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے خانہ فرہنگ اور مسجد الخیر کے مقدمات کے فیصلہ میں لشکر جھنگوی اور سپاہ صحابہ کے 14- کارکنوں کو سزائے موت سنائی ہے۔ ملزموں نے 22- فروری 1997ء کو خانہ فرہنگ ایران ملتان پر حملہ کر کے ڈائریکٹر آغا محمد علی رحیمی سمیت آٹھ افراد کو قتل کر دیا تھا۔ اور 23- ستمبر 1996ء کو مسجد الخیر میں نماز فجر کے وقت حملہ کر کے 22- افراد کو شہید کر دیا تھا۔

حکیم سعید کا قاتل حکیم سعید قتل کیس کا مرکزی ملزم شاکر اللہ عرف لنگڑا لاہور سے گرفتار کر لیا گیا۔

قیمتیں گر گئیں چینی چائے اور دالوں سمیت متعدد اشیاء کی قیمتیں 15- فیصد تک گر گئیں گزشتہ رمضان المبارک کی نسبت اس سال استعمال کی اشیاء نسبتاً کم قیمت پر دستیاب ہوں گی۔

آصف زرداری کو رہا کریں محترمہ بینظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ آصف زرداری بیمار ہیں۔ حکومت کسی معاہدے کے بغیر ان کو رہا کر دے۔ نواز حکومت اب تک جھوٹے ریفرنسوں پر سرکاری خزانے سے دو کروڑ روپے خرچ کر چکی ہے۔ نواز حکومت جب آتی ہے دہشت گردی شروع ہو جاتی ہے۔

شدید دھند نے ریکارڈ توڑ دیئے پنجاب اور سرحد کے علاقوں میں شدید دھند نے 25- سالہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ مزید 3- افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ یہ دھند خشک موسم اور سرد ہواؤں کی وجہ سے پڑ رہی ہے۔ اس قدر شدید دھند 1973ء میں پڑی تھی۔

عامر سہیل پر ناراضگی کرکٹ میں جوئے کی تحقیقات کرنے والے تحقیقاتی کمیشن نے عامر سہیل کے دوسری بار بھی پیش نہ ہونے پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر پیش نہ ہوئے تو وارنٹ گرفتاری بھجوا دیئے جائیں گے۔

حکومت جواب دے لاہور ہائی کورٹ نے حکومت سے دریافت کیا ہے کہ وہ جواب دے کہ رمضان سے پہلے ڈبل سواری پر پابندی ختم کی جارہی ہے یا نہیں۔ عدالت نے کہا ہے کہ یہ پابندی غیر قانونی ہے حکومت کو سوچنا چاہئے کہ عوام کو تکالیف کا سامنا ہے۔

رمضان سے قبل لوڈشیڈنگ واپڈا نے ماہ صیام کی آمد سے فوراً پہلے اچانک لوڈشیڈنگ شروع کر دی ہے۔ دیہی علاقوں میں 3 سے چار گھنٹے اور شہری علاقوں میں ایک گھنٹہ روزانہ لوڈشیڈنگ ہوگی۔

فوجی عدالتیں وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ فوجی عدالتیں توقع کے مطابق کام نہیں کر رہیں۔ سول حکام بھی کمزور مقدمات ملٹری کورٹس کو بھیج رہے ہیں۔ ٹھوس شہادت والے مقدمات بھیجے جائیں۔ استغاثہ کے کیس میں کوئی جھول نہ ہو۔ استغاثہ کی کمزوری سے ملزم بری ہوگئے تو فوجی عدالتوں کے قیام کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ بیرون ملک مفرور دہشت گردوں کی گرفتاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ رابطے کرنے والوں کی عام معافی پر بھی غور کیا جارہا ہے اندرون سندھ میں ڈاکوؤں کا راج ہے۔ حکومت صورت حال سے ہر صورت میں نمٹے گی۔

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ ☎ 211186
اوقات کار: صبح 9 تا 4½ بجے شام
رمضان المبارک: بروز جمعہ شام 3½ تا 5½ بجے

• وول کاٹن سلک • پردہ کلاتھ • صوفہ کلاتھ
• ملبوسات عروسی کی نایاب ورائٹی
• شادی بیاہ کی مکمل ورائٹی ہول سیل نرخوں پر دستیاب ہے (پردہ کلاتھ سلائی مفت)
ماڈرن رضائیاں ہول سیل ڈیلر
اعلیٰ قسم کے کوٹ برقعے ریڈی میڈ 850 کی بجائے 500 روپے میں۔
نیز وکی رضائیاں
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
☎ دوکان: 434 رہائش: 211244
ریلوے روڈ ربوہ

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودہا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
☎: 214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودہا